''یوں تو آنے کوتو سب ہی آئے ،سب میں آئے ،سب جگہ آئے (سلام ہوان پر) بڑی کٹھن گھڑیوں میں آئے
لیکن کیا کیجیے کہ ان میں جو بھی آیا جانے کے لیے آیا پر صرف ایک (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جو آئے اور آنے
ہی کے لیے آئے۔''

ماہنامہ تعمیر افکار کے اس خاص نمبر کی خوبی یہ ہے کہ اس میں علماء کرام ، ادیبوں ، شاعروں ، دانشوروں ، صحافیوں اور اساتذہ کی عقیدت کے پھولوں کا گلدستہ بنایا گیا ہے۔ لیکن اس ترتیب کے بارے میں گزارش کروں گا کہ اسے شخصیات کے مقام اور مرتبے کے مطابق ہونا چاہیے تھا۔

● **اسلامی بینکاری، ایک تعارف** مصنف ڈاکٹر محمود احمد غازی تدوین: سید عزیز الرحمٰن
صفحات: ۱۱۲ قیمت: ۸۰ روپے ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

زیر نظر کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ۱۔ اسلامی بینکاری، ایک تعارف ۔ ۲۔ اسلامی بینکاری کیا ہے ؟ ۳۔ جدید نظام بینکاری کے فرائض ۔ ۴۔ اسلامی معیشت کے قیام کے لیے اقدامات ۔ ۵۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری

ان ابواب کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ کتاب، مضمون یا لیکچر دراصل بینکاری کی مختصر تاریخ ہے۔ اس میں بینک کی ابتداء سے لے کر آج تک کی بینکاری کا ذکر کیا گیا ہے۔

سید عزیز الرحمٰن اس کے تعارف میں لکھتے ہیں:

''یہ مضمون ڈاکٹر صاحب کی ایک طویل گفتگو پر مشتمل ہے جو آپ نے دینی مدارس کے منتخب فضلا کے اجتماع سے چند برس قبل فرمائی تھی۔''

اس سال کے شروع میں یعنی جنوری فروری میں ماہنامہ ''تعمیر افکار'' نے اسے دو قسطوں میں شائع کیا۔ اس مضمون کی اہمیت اور افادیت اپنی جگہ لیکن اس میں اسلامی بینکاری کا کوئی واضح اور قابلِ عمل تصور پیش نہیں کیا گیا۔ مجھے یہ مضمون یا لیکچر دیکھ کر حیرت بھی ہوئی کہ ہمارے فضلا نے اتنی طویل تقریر ایک ہی نشست میں کیسے سن لی۔ یقیناً یہ ہمت کی بات ہے اور ڈاکٹر صاحب کے علمی مقام و مرتبے کا تقاضا بھی ہے۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب نے طویل گفتگو کا خلاصہ بیان فرمایا:

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلامی معیشت کے احیاء کا یہ کام طویل وقت ، مسلسل محنت ، مشترکہ کوشش اور ہمہ گیر تعاون کا متقاضی ہے اصل مسئلہ رائے عامہ کی تیاری ، بااثر لوگوں کی ذہن سازی اور درپیش مشکلات کے قابل عمل حل کی تلاش اور اس کی نشر واشاعت ہے۔ اسلام کے احکام کی بنیاد پر معیشت و تجارت کی تعمیر نو کا یہ کام سب سے پہلے اہل علم کی ذمہ داری ہے۔ وہ آگے بڑھیں گے تو بات آگے بڑھے گی۔ اس وقت اس کام کے لیے فضا جتنی سازگار ہے آج سے دس پندرہ سال قبل اتنی سازگار نہیں تھی۔ اب دیکھیں کتنے مدارس اور جامعات اس کام کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔

گوئے توفیق و کرامت درمیاں افگندہ اند
کس بمیداں درنمی آرد سواراں راچہ شد